فکر و نظر ۔۔۔۔ اسلام آباد　　　　　　　　　　　　　　جلد: ۳۷ شمارہ: ۳

تعارف و تبصرہ کتب

نام کتاب	:	تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء
نام مصنف	:	جناب محمد جلال الدین قادری
ناشر	:	سعید برادران، محلہ لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات
صفحات	:	۴۴۸
قیمت	:	دو سو روپے
تبصرہ نگار	:	ڈاکٹر محمد طفیل ☆

برصغیر کے مسلمانوں نے تحریک پاکستان کے دوران بے مثال اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کیا۔ اس تحریک میں مسلمانوں نے انفرادی، اجتماعی اور ملی بنیادوں پر حصہ لیا۔ افراد نے دامے، درمے، قدمے، سخنے، جماعتوں نے علمی، سیاسی اور پوری ملتِ اسلامیہ نے اجتماعی اور عملی طور پر قیامِ پاکستان میں حصہ لیا اور اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ چنانچہ پچھلی نصف صدی میں طبع ہونے والی دینی، تاریخی، سیاسی اور ثقافتی تصانیف کے مطالعہ سے یہ امر بخوبی واضح ہے کہ ۱۸۵۷ اور ۱۹۴۷ء کے دوران ملتِ اسلامیہ کے ہر فرد اور ہر جماعت کا ایک ہی مشن تھا کہ اس کرہ ارض پر ایک نظریاتی ریاست۔ پاکستان قائم کی جائے۔ اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لیے مسلم لیگ، جمعیت العلماء ہند، جمعیت العلماء اسلام، آل انڈیا سنی کانفرنس اور جمعیت الاصفیاء نے اپنا اپنا کردار ادا کیا۔

دیگر زندہ اقوام کی طرح پاکستان کے تاریخ نگاروں نے بھی تحریک پاکستان، قیام پاکستان اور استحکامِ پاکستان جیسے موضوعات کے تحت گراں قدر تصانیف مرتب کی ہیں۔ تحریک

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

پاکستان کا ایک اہم موضوع اس دور کے علمی اور سیاسی وثیقہ جات (Documents) کی ترتیب و تہذیب اور طباعت ہے۔ اس خاص موضوع پر بھی پاکستان کے علمی حلقوں نے خصوصی توجہ دی۔ چنانچہ مسلم لیگ، جمیعت العلماء اسلام اور جمیعت العلماء ہند کے وثیقہ جات مرتب ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔ جو پاکستان کی سیاسی تاریخ کا اہم ماخذ ہیں۔

محترم جناب محمد جلال الدین قادری نے تحریکِ پاکستان کی ایک اہم تنظیم "آل انڈیا سنی کانفرنس" کو اپنی تحریر و تصنیف کا موضوع بنایا ہے۔ اور متحدہ ہندوستان۔ برصغیر پاک و ہند۔ کی ایک فعال، منظم اور موثر تنظیم کے وثیقہ جات کو زمانی ترتیب (Cronological order) سے مرتب کیا ہے۔ وثیقہ جات کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ کیونکہ انہیں تاریخ کے اوّلین ماخذ کا درجہ حاصل رہتا ہے۔ وثیقہ جات ہی کسی قوم کے ذہنی رجحانات، فکری ارتقاء اور مقصد کے حصول کے لیے عملی جدوجہد کے عکاس ہوتے ہیں۔ اس لیے فاضل مصنف نے اپنی نگارشات کے لیے ایک اہم موضوع کا انتخاب کیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب" تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء" جدوجہد آزادی تحریک پاکستان اور قیام پاکستان میں مسلمانوں کے سوادِ اعظم کی کوششوں اور خدمات سے بحث کرتی ہے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے قیام، اس تنظیم کے اغراض و مقاصد، ملک گیر اور پیہم عملی مساعی کا احاطہ کرتی ہے نیز اس ملی اور اجتماعی جذبہ کی عکاس ہے۔ جس سے اس وقت ملتِ اسلامیہ کا ہر فرد سرشار تھا اور قیامِ پاکستان میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتا تھا۔

یہ تنظیم شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ /مارچ ۱۹۲۵ء میں مراد آباد میں قائم کی گئی۔ صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ اور محدث علی پوری پیر سیّد جماعت علی شاہ اس کے صدر مقرر ہوئے۔ ہندوستان کے سنی مسلمانوں کو متحد کرنا، انہیں ایک فعالی قوت بنانا اور انہیں دوررس مقاصد کے حصول کے لیے تیار کرنا، تنظیم کے مقاصد میں شامل تھا۔ چنانچہ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۶ء تک سنی کانفرنس کے اجلاس تسلسل سے ہوتے رہے، جن میں سنی کانفرنس نے مطالبہ پاکستان کے شرعی جواز اور ملی مفاد کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے علماء، مشائخ اور زعماء نے یہ خدمات بے لوث سرانجام دیں۔ یہی

وجہ ہے کہ مطالبہ پاکستان کے حق میں رائے عامہ ہموار کرنے میں علمائے کرام کے خطبات، مشائخ عظام کے ارشادات اور مفتی صاحبان کے فتاویٰ نے تاریخی کردار ادا کیا۔ جس سے مسلم لیگ کو دینی حمایت حاصل ہوئی اور تحریک پاکستان کو اپنی اسلامی جہت میسر آئی۔ جو نظریہ پاکستان کی اساس ثابت ہوئی۔

یہ وثیقہ جاتی تصنیف آل انڈیا سنی کانفرنس کی تاسیس سے قیام پاکستان تک منعقد ہونے والے مرکزی، علاقائی اور مقامی اجلاسوں کی کارروائیوں، تنظیم کی جانب سے جاری ہونے والے اعلانات، خطبات، اشتہارات، خطوط، وضاحتی بیانات، مختلف سطحوں پر منظور کی جانے والی قراردادوں، مطالبہ پاکستان کے بارے میں جاری ہونے والے بعض فتاویٰ اور اسی طرح کے دیگر وثیقہ جات پر مشتمل ہے۔ ان وثیقہ جات میں تنظیم کا دستور، بنارس اور الہ آباد کے اجلاسوں کی کارروائیاں اہم دستاویزات ہیں۔ جو اس فعال جماعت کے مقاصد، کردار اور عملی جدوجہد کے خطوط متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور قاری کو درجہ اول کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

تاریخ نگاری، قومی خطوط اور مقاصد متعین کرنے اور نئی نسل کو اپنے قومی اور ملی مقاصد سے مربوط رکھنے کے لیے دستاویزات کا کردار مسلمہ ہے۔ اس لیے فاضل مرتب نے یہ دستاویزات مرتب کر کے ایک اہم قومی فریضہ سرانجام دیا ہے۔ جو اس حقیقت کا مدلل بیان ہے کہ سنی علماء اور مشائخ نے مطالبہ پاکستان، تحریک پاکستان اور قیام پاکستان میں سرگرم کردار ادا کیا اور عملی حصہ لیا۔ انہوں نے قیام پاکستان کے مقصد کو دینی امور سے ہم آہنگ اور دین و سیاست کے مربوط تصور کو عملی جامہ پہنایا۔

اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مرتب نے اس تنظیم کے بکھرے ہوئے دستاویزی مواد کو محنت شاقہ سے جمع کیا، اس کی ترتیب و تہذیب کی اور یہ سواد مربوط و منظم انداز میں پیش کیا۔ چنانچہ یہ کتاب ان موضوعات پر مشتمل ہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کا تاسیسی اجلاس، کانفرنس کا دستور اساسی، کانفرنس کے اجلاس ۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۹ء، کانفرنس کی نشاۃ ثانیہ، اجلاس ۱۹۴۵ء۔ ۱۹۴۶ء، کانفرنس کا عدیم النظیر اجلاس

مدارس، کانفرنس کی تائید علماء و مشائخ کی طرف سے، کانفرنس کی چند ملی، سیاسی خدمات، کانفرنس اور ابن سعود، کانفرنس اور مظلومینِ بہار، کانفرنس اور زکوۃ ایکٹ، کانفرنس کا مجوزہ پاکستان اور کانفرنس قیام پاکستان کے بعد۔

فاضل مرتب نے منتشر مواد کو جمع کر کے ایک دستاویزی مرقع تیار کر دیا ہے اور سنی کانفرنس کو اس کے اپنے ریکارڈ کے حوالے سے حیات نو بخشی ہے اور اس طرح ان لا تعداد افراد کے نام اور خدمات بھی محفوظ کر دی ہیں، جو کانفرنس کے اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے اور اس تنظیم کی ترقی اور کامیابی کے لیے کوشاں رہے اور امید ہے کہ اس مواد کے مطالعہ سے تحقیق کے کئی نئے باب کھلیں گے اور موضوع کی اہمیت اور مواد کی موجودگی نئے لکھنے والوں کو اپنی جانب متوجہ کرے گی۔

کتاب کے مطالعہ سے بعض امور ایسے بھی سامنے آئے جو فاضل مرتب کی خصوصی اور دیگر اہل علم کی عمومی توجہ کے طالب ہیں تاکہ کتاب کے موضوع پر مزید توجہ دی جا سکے۔

۱۔ آل انڈیا سنی کانفرنس ان خطوں میں زیادہ فعال رہی جو پاکستان کا حصہ نہ بن سکے اور ان خطوں میں سرگرم عمل دکھائی نہیں دیتی جو پاکستان کا حصہ ہیں۔ اس امر پر سنجیدہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ان خطوں کا کردار اجاگر ہو سکے۔

۲۔ اس کتاب میں وہی مواد شامل ہوا ہے۔ جو کسی نہ کسی شکل میں پہلے ہی مطبوعہ شکل میں موجود ہے۔ ایسی دستاویزات حاصل کرنے اور شائع کرنے کی پیہم ضرورت محسوس کی جاتی رہے گی جو تاحال اشاعت کی منتظر ہیں۔ اور ایسی تحریریں علماء و مشائخ کے ذاتی خطوط، ان کے کتب خانوں، سرکاری ریکارڈ، دینی مدارس کی سالانہ رپورٹوں، صوفیاء کرام کے سالانہ عرسوں کی کارروائیوں اور صدری روایات سے جمع کی جا سکتی ہیں۔

۳۔ فاضل مرتب کے مصادر و مآخذ بھی کافی محدود ہیں۔ نیز ان کا حوالہ جاتی منہج بھی کسی مسلمہ نظام سے ہم آہنگ معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جو معلومات، جس جگہ سے جس طرح حاصل ہوئیں۔ ویسے ہی حرف بحرف نقل کر دی گئیں اور یہ طریق

حوالہ جات میں بھی برقرار رکھا گیا۔ کتاب کی افادیت میں یقیناً اضافہ ہو جائے گا اگر حوالہ جات کا یکساں نظام اپنایا جائے اور کتابیات کا اضافہ کر دیا جائے۔

۴۔ علماء اور مشائخ عظام کی ایک فہرست بھی شامل کتاب ہے جو مزید اضافہ ہے لیکن اسے مرتب کرتے وقت بھی کوئی مسلمہ اصول پیش نظر نہیں رہا۔ مناسب ہوگا کہ یہ فہرست الفبائی ترتیب سے مرتب ہو تاکہ استفادہ کرنا آسان ہو۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر اردو میں ایک مفید اضافہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے تحریک پاکستان کے ایک تشنہ پہلو کی تکمیل ہوئی ہے اور اس موضوع پر کام کرنے کے نئے موضوعات سامنے آتے ہیں اور یہ دستاویزات پاکستان کی تاریخ کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ جن کا تحفظ و اشاعت یقیناً ایک ملی خدمت ہے۔ جن کے لیے فاضل مصنف کی مساعی لائق تحسین ہیں۔